جناب ملک عبدالرشید عراقی

(قسط آخری)

امام ابو داؤد سجستانیؒ اور اُن کی "سنن ابی داؤد"

سنن ابی داؤد کی تمام شروح و تعلیقات کا تعارف کرانا مقالہ کو طول دینے کے مترادف ہے، مناسب یہی سمجھا ہے کہ درج ذیل شروح کا مختصر تعارف پیش کر دیا جائے:

۱۔ معالم السنن، امام خطابی (م ۳۸۸ھ)
۲۔ تہذیب السنن، حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ)
۳،۴۔ غایۃ المقصود و عون المعبود، مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)
۵۔ بذل المجہود، مولانا خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۳۴۶ھ)
۶۔ الہدی المحمود فی ترجمہ سنن ابی داؤد، مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)

معالم السنن

معالم السنن امام ابو سلیمان محمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب (م ۳۸۸ھ) کی تصنیف ہے۔ امام خطابی ۳۱۹ھ میں کابل کے شہر بست میں پیدا ہوئے۔ بڑے جامع کمالات تھے اور آپ کو اپنے زمانہ کے تمام علوم میں کامل دستگاہ حاصل تھی۔ علم و ادب، زہد و ورع، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں ممتاز تھے۔ ارباب سیر اور ائمہ فن نے ان کے علمی تبحر، جامعیت اور فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) نے لکھا ہے کہ امام خطابی علم میں عظیم حیثیت اور بلند مرتبہ کے حامل تھے[1]

ان کا اصل فضل و کمال علم حدیث میں تھا اور ارباب سیر نے ان کے حفظ و ضبط، عدل و اتقان، عدالت و ثقاہت، امانت و دیانت، محبت و صدق کا اعتراف کیا ہے

---

[1] المنتظم ج ۶ ص ۳۹۸۔

اور ان کو امامِ حدیث لکھا ہے[2] فقہی مسلک میں امام محمد بن ادریس شافعی (م ۲۰۴ھ) کے مسلک پر کاربند تھے[3] آپ نے ۶ ربیع الآخر ۳۸۸ھ کو وفات پائی[4]

معالم السنن ان کی سب سے مشہور کتاب ہے اور سنن ابی داؤد کی سب سے قدیم شرح۔ اس میں احادیث کے اہم مطالب کی توضیح اور اس کے مشکلات کو عالمانہ طریق پر حل کیا گیا ہے۔ آپ نے حدیثوں کے اسرار و حکم پر خاص توجہ کی ہے، حدیث کی فنی بحثوں اور اصولِ حدیث پر بڑی عالمانہ گفتگو کی ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعینِ عظامؒ، تبع تابعینؒ اور اس زمانہ تک کے تمام ائمہ و مجتہدین کے آراء و مسالک کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ صرفی و نحوی بحثوں پر توجہ کی ہے، مشکل الفاظ کی تشریح، فقہی مباحث، احکام و مسائل کے استنباط اور علمائے کرام کے اقوال و اختلافات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

معالم السنن چار جلدوں میں مطبع علمیہ حلب سے ۱۳۵۱ھ تا ۱۳۵۲ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ شہاب الدین احمد بن محمد مقدسی (م ۷۶۹ھ) نے اس کی تلخیص عجالۃ العالم من کتاب المعالم کے نام سے کی تھی[5]

معالم السنن پر مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے ایک مفصل مضمون لکھا تھا، جو معارف اعظم گڑھ دسمبر ۱۹۶۹ء اور جنوری، فروری ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا تھا۔

تہذیب السنن

تہذیب السنن حجۃ الاسلام شمس الدین محمد بن ابی بکر قیم الجوزی (م ۷۵۱ھ) امام عبدالعظیم منذری (م ۶۵۶ھ) کی مختصر سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔

حافظ ابن القیم ۶۹۱ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہ (م ۷۲۸ھ) کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ حافظ ابنِ کثیر (م ۷۷۴ھ) کے مطابق حافظ ابن القیم ۲۹ سال امام ابنِ تیمیہ کی صحبت و رفاقت میں رہے[6] حافظ ابن القیم تمام علومِ اسلامیہ میں

---

[2] تاریخ ابنِ خلکان ج ۱ ص ۲۹۷ [3] طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۲۱۸

[4] تذکرۃ الحفاظ ج ۳، ص ۲۲۲ [5] کشف الظنون بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۱۲۴۔

[6] البدایہ والنہایہ ج ۱۴ ص ۲۳۴۔

مہارتِ نامہ رکھتے تھے، علمِ تفسیر میں ان کی نظیر نہیں تھی۔ حدیث، فقہ، حدیث اور دقائق استنباط میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا۔ فقہ، اصولِ فقہ، اور عربیت و علمِ کلام میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ حافظ ابنِ قیم کثیر التصانیف تھے، سیرتِ نبویؐ پر زاد المعاد اور فقہ حدیث پر اعلام الموقعین عن رب العالمین بہترین تصانیف ہیں۔ آپ نے ۲۳ رجب ۷۵۱ھ میں دمشق میں انتقال فرمایا۔[۷]

تہذیب السنن حافظ عبد العظیم منذری (م ۶۵۶ھ) کی مختصر سنن ابی داؤد کی شرح و تہذیب ہے، جو بہت بلند پایہ اور مفید کتاب ہے۔ اس میں اس کے مشکلات پر تعرض اور معلول احادیث پر فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ) اپنی اس شرح کے بارے لکھتے ہیں:

> "حافظ زکی الدین منذری نے سنن کا بڑا اچھا اختصار کیا ہے، میں نے اسی نہج پر اس کو مرتب و مہذب کیا ہے۔ اور جن علل وغیرہ پر انہوں نے سکوت کیا تھا، ان پر بھی کلام کیا ہے۔ اس لیے کہ منذری اس کو مکمل نہیں کر سکے تھے۔"[۸]

تہذیب السنن علیحدہ بھی شائع ہو چکی ہے اور غایۃ المقصود کی پہلی جلد کے ساتھ بھی شائع ہوئی ہے۔[۹]

غایۃ المقصود فی حل ابی داؤد

غایۃ المقصود فی حل ابی داؤد کے مصنف علامہ شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) ہیں عظیم آباد پٹنہ کے قریہ رمنہ میں پیدا ہوئے۔ گیارہ سال کے تھے کہ ان کے والد شیخ امیر علی نے ۱۲۸۴ھ میں انتقال کیا، اس لیے ان کی تعلیم و تربیت ان کے ماموں محمد احسن (م ۱۳۱۰ھ) نے کی۔ علامہ شمس الحق نے مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، بعد ازاں شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) سے تحصیلِ حدیث کی اس کے بعد ڈیانواں میں، جہاں آپ کے ننھیال تھے، ایک دینی مدرسہ جاری کیا اور اس میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔

---

[۷] تاریخ دعوت و عزیمت ج۲ ص ۳۸۱ [۸] کشف الظنون ج۲ ص ۲۵ [۹] تذکرۃ المحدثین ج۱ ص ۳۰۰

آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:

۱۔ مولانا احمد اللہ محدث پرتاپ گڑھی (م ۱۳۶۱ھ)
۲۔ مولانا ابو سید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)
۳۔ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)
۴۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ)
۵۔ مولانا محمد ادریس ڈیانوی (م ۱۹۶۰ء)

علامہ شمس الحق عظیم آبادی کا سب سے اہم کارنامہ حدیث اور کتبِ حدیث کی ترویج واشاعت ہے۔ ۵۶ سال کی عمر میں انہوں نے حدیث کی جو خدمت کی، اس کی مثال اس دور میں ملنا بہت مشکل ہے۔ حافظ منذری کی مختصر سنن ابی داؤد، حافظ ابن القیم کی تہذیب السنن کو تصحیح و تعلیق کے بعد شائع کیا۔ ان کے علاوہ حافظ ابنِ تیمیہ اور حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) کی متعدد کتابیں اپنے خرچ پر طبع کرائیں۔

علامہ شمس الحق کی جملہ علومِ اسلامیہ پر وسیع نظر تھی، حدیث میں آپ کو تبحرِ علمی حاصل تھا۔ فقہ اور اصولِ فقہ میں بھی یگانہ تھے، فقہی مذاہب اور ائمہ کے اختلافات و دلائل پر مکمل عبور تھا۔ حدیث میں مجتہدانہ بصیرت حاصل تھی اور صحیح و ضعیف، راجح و مرجوح، مرفوع و موقوف و معلل، متصل و منقطع اور حدیث کی دوسری تمام انواع واقسام کے درمیان نقد و تمیز کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے، بڑے متواضع اور ملنسار شخص تھے ——— مولانا سید عبدالحیٔ (م ۱۳۴۲ھ) لکھتے ہیں:

"وكان حليما متواضعا كريما عفيفا صاحب صلاح و طريقة ظاهرة محبا لاهل العلم"۔[۱۰]

"بڑے حلیم، متواضع، شریف، پاکدامن، نیک اور عمدہ طور طریقہ کے مالک اور اہلِ علم سے محبت کرنے والے تھے"

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

"اخلاق کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی ان کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا"[۱۱]

---

[۱۰] نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۱۷۹ [۱۱] "اہلحدیث" امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۲

علامہ شمس الحق عظیم آبادی تصنیف و تالیف کا بڑا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف سے ان کے علمی تبحّر، جامعیت، وسعتِ نظر، حدیث و فقہ میں بصیرت، نیز رجال و اسناد و تاریخ و سیر میں مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ / ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء کو ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

"غایۃ المقصود فی حل ابی داؤد" کے نام سے علامہ شمس الحق مرحوم نے ۳۲ جلدوں میں ایک نہایت مبسوط، جامع، مفصل شرح لکھی، مگر اس کی صرف پہلی جلد مع مقدمہ مطبع انصاری دہلی سے ۱۳۰۵ھ میں مولانا تلطف حسین عظیم آبادی (م ۱۳۳۴ھ) کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی۔ مقدمہ میں علامہ شمس الحق صاحب نے امام ابوداؤد اور ان کی سنن کے متعلق بڑی مفید معلومات جمع کی ہیں۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۳۴۶ھ) غایۃ المقصود کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

> "میں نے شیخ ابوالطیب شمس الحق کی شرح غایۃ المقصود کا ایک حصہ دیکھا وہ سنن ابی داؤد کے اسرار و غوامض کے کشف و اظہار کے لیے کافی ہے۔ واللہ یہ خوب شرح ہے، مصنف نے اس میں پوری کاوش کی ہے اور تلاش و جستجو کا حق ادا کر دیا ہے [۲]"

عون المعبود علیٰ سنن ابی داؤد

یہ شرح بھی علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے ۴ جلدوں میں لکھی۔ یہ چاروں جلدیں مطبع انصاری دہلی سے ۱۹۰۰ صفحات پر ۱۳۱۸ھ تا ۱۳۲۳ھ شائع ہوئیں۔ یہ شرح دراصل غایۃ المقصود کی تلخیص ہے۔ اس شرح میں بھی غایۃ المقصود کی اہم خصوصیات آگئی ہیں۔ دونوں میں محض اجمال و تفصیل کا فرق ہے۔ بعض مقامات پر بڑے طویل مباحث آگئے ہیں۔ بہرحال یہ شرح نادر تحقیقات اور علمی نکات پر مشتمل ہے اور مختصر ہونے کے باوجود بہت مفید اور عمدہ ہے۔

---

[۲] مقدمہ بذل المجہود ج ا ص ا۔

علامہ محمد منیر دمشقی (م ۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں :

"مصنف کے بعد ہند و بیرون ہند کے تمام علمائے کرام نے اس شرح سے استفادہ کیا ہے۔" (انموذج من الاعمال الخیریہ ص ۶۲۷)

اس شرح کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ سنن ابی داؤد کا صحیح ترین متن بھی شامل ہے۔

بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد

مولانا خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۳۴۶ھ) کی شرح ہے۔ آپ ۱۲۶۹ھ میں قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارن پور میں مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، بعد ازاں بھوپال جاکر مولانا مفتی عبدالقیوم بڈھانوی (م ۱۲۹۹ھ) سے حدیث کی سند حاصل کی۔ اس کے بعد جب مولانا خلیل احمد حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو مولانا شاہ عبدالغنی مجددی (م ۱۲۹۶ھ) سے حدیث میں سند و اجازت حاصل کی تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ نے برِصغیر کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں، آخر عمر میں آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے، جہاں آپ نے ۱۳۴۶ھ میں انتقال کیا۔[۱۳]

بذل المجہود ایک علمی و تحقیقی شرح ہے سب سے پہلے بڑی تقطیع پر پانچ جلدوں میں شائع ہوئی تھی، دوسری مرتبہ عربی ٹائپ میں ۲۰ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اس کے شروع میں مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے ایک تحقیقی، علمی، جامع اور بصیرت افروز مقدمہ لکھا ہے، جس میں اس شرح کی وجہِ تالیف اور مولانا خلیل احمد سہارن پوری کے ذوقِ حدیث پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

مولانا خلیل احمد مرحوم نے اس شرح میں مولانا ابوالطیب شمس الحق عظیم آبادی کی غایۃ المقصود سے خاصا استفادہ کیا ہے جس کا اعتراف مولانا نے مقدمہ میں کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ مولانا خلیل احمد مرحوم نے کئی صفحات غایۃ المقصود سے پورے کے پورے نقل کر دیے ہیں۔ یہ شرح بہترین علمی و تحقیقی نکات پر مشتمل ہے، اسماء الرجال اور اصولِ حدیث کے متعلق اہم مباحث اس میں آگئے ہیں۔

---

[۱۳] ملخص از حیاتِ خلیل، مرتبہ محمد ثانی حسنی ندوی۔

الہدیٰ المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد

الہدیٰ المحمود سنن ابی داؤد کا ترجمہ ہے مترجم مولانا وحید الزمان حیدر آبادی ہیں۔

مولانا وحید الزمان کا شمار ممتاز علمائے حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ ۱۸۵۰ء میں کانپور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم برصغیر کے مختلف اساتذہ کرام سے حاصل کی۔ حدیث کی تعلیم شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) اور علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ) سے حاصل کی تکمیلِ تعلیم کے بعد حیدر آباد دکن کے محکمہ تعلیم سے منسلک رہے، ملازمت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کی تصانیف میں قرآنِ مجید کے حواشی بنام تفسیر وحیدی، صحاح ستہ بشمول مؤطا امام مالک (جامع ترمذی اس میں شامل نہیں) کا اردو ترجمہ و تشریح آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ وحید اللغات (لغات الحدیث) بھی آپ کی گرانقدر علمی خدمت ہے، اور اس کے علاوہ آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ علامہ شیخ علاؤ الدین المتقی (م ۹۷۵ھ) کی مشہور تالیف "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" کی تصحیح ہے آپ نے یہ کام بڑی جانفشانی اور ژرف نگاہی سے انجام دیا ہے [۱۵]

مولانا وحید الزمان کا حافظہ بہت قوی تھا، دماغ عالی اور دل دردمند پایا تھا۔ طبیعت بڑی رسا تھی، بڑے با اخلاق اور ملنسار تھے۔ پوری زندگی دین کی خدمت میں بسر کردی، حق گوئی اور بیباکی میں بھی بہت آگے تھے۔ مولانا وحید الزمان نے ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ / ۱۵ مئی ۱۹۲۰ء میں دفا آباد (حیدر دکن) میں انتقال کیا [۱۶]

الہدیٰ المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد، مولانا وحید الزمان مرحوم نے ۱۲۹۷ھ میں مکمل کیا۔ اس ترجمہ میں مولانا نے تشریحی فوائد کے لیے معالم السنن للخطابی (م ۳۸۸ھ)، حواشی امام عبد العظیم منذری (م ۶۵۶ھ)، شرح تہذیب السنن حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ)، شرح حافظ علاؤ الدین مغلطائی (م ۷۶۲ھ)، شرح ولی الدین عراقی (م ۸۲۶ھ) اور شرح مرقاۃ الصعود از حافظ سیوطی (م ۹۱۱ھ) سے مدد لی ہے۔ یہ شرح پہلے ۱۳۰۱ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی [۱۷] اب دوبارہ اسلامی اکادمی لاہور اور نعمانی کتب خانہ لاہور نے ۳ جلدوں میں شائع کی ہے۔

---

[۱۴] جامع ترمذی کا اردو ترجمہ آپ کے برادر اکبر مولانا بدیع الزمان نے کیا (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۵)

[۱۵] حیات وحید الزمان ص ۱۶۵ [۱۶] حیات وحید الزمان ص ۸۲ [۱۷] حیات وحید الزمان ص ۱۲۰۔